45545 ـ روزہ ركھ كر ايسے ملك چلا گيا جو ان سے ايك روزہ پيچھے تھے، تو كيا وہ اكتيس يوم روزہ ركھے گا؟

سوال

جب ميں نے ايك ملك ميں روزہ ركھا اور پھر رمضان ميں ہى كسى ايسے ملك سفر كيا جو رمضان شروع ہونے ميں ايك دن ليٹ تھا، تو مہينہ كے آخر ميں جب اس ملك كے باشندے تيس روزے پورے كرينگے تو كيا ميں ان كے ساتھ ہى روزہ ركھوں گا، تو اس طرح ميرے اكتيس روزے ہو جائينگے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب انسان اس ملك جہاں اس نے رمضان المبارك كى ابتدا كى تھى سفر كر كے دوسرے ملك چلا جائے جہاں رمضان ايك دن ليٹ شروع ہوا ہو تو وہ اس وقت تك عيد نہيں كرے گا جب تك اس ملك كے باشندے عيد نہيں كرتے.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے مندرجہ ذيل سوال دريافت كيا گيا:

ميں مشرقى ايشيا كا باشندہ ہوں، ہمارے ہاں اسلامى مہينہ سعودى عرب سے ايك دن بعد ميں شروع ہوتا ہے، اور ميں انشاء اللہ رمضان المبارك ميں اپنے ملك سفر كرونگا، جب كہ رمضان المبارك كے روزے ميں سعودى عرب ميں ہى شروع كر چكا ہونگا، اور مہينہ كے آخر ميں ميرے اكتيس روزے ہو جائيگے، تو ہمارے روزں كا حكم كيا ہے، اور ہم كتنے روزے ركھيں ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" جب تم نے سعودى عرب يا كسى اور ملك ميں روزے شروع كيے ہوں اور ماہ رمضان المبارك كے باقى روزے اپنے ملك ميں ركھيں تو آپ ان كے ساتھ ہى عيد الفطر منائيں گے، چاہے تيس روزوں سے زيادہ ہى كيوں نہ ہو جائيں، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ كا فرمان ہے:

" روزہ اسى دن ہے جس دن تم روزہ ركھو، اور عيد الفطر اسى دن ہے جس دن تم عيد الفطر مناؤ "

ليكن اگر تم نے مہينہ كے انتيس يوم مكمل نہ كيے ہوں تو آپ كو يہ پورے كرنا ہونگے، كيونكہ مہينہ انتيس يوم سے

کم نہیں ہوتا" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (15 / 155).

اور شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

ایسے شخص کا حکم کیا ہے جس نے اسلامی ملک میں رمضان کی ابتدا کی اور پھر ایسے ملک چلا گیا جہاں کے باشندوں نے پہلے ملک سے ایك یوم بعد روزہ رکھا تھا، تو اس طرح اس پر ان کے روزں کی متابعت کرنا لازم ہوا جس کی بنا پر اس نے تیس سے زیادہ روزے رکھے، یا پھر اس کے برعکس ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی عنہ کا جواب تھا:

جب انسان ایك اسلامی ملک سے دوسرے اسلامی ملك منتقل ہو اور جس ملك گیا ہے اس کے باشندوں نے اس سے ایك روز بعد روزہ رکھا ہو تو وہ ان کے ساتھ ہی روزے رکھتا رہے گا حتی کہ وہ عید الفطر منائیں؛ کیونکہ روزہ اسی دن ہوتا ہے جس دن لوگ روزہ رکھیں، اور عید الفطر اسی دن ہے جس دن لوگ عید الفطر منائیں، اور عید الاضحی اس دن ہے جس دن لوگ عید الاضحی منائیں، یہی ہے چاہے اس پر ایك دن زیادہ بھی ہو جائے، یا اس سے بھی زیادہ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اگر وہ کسی ایسے ملك جائے جہاں سورج دیر سے غروب ہوتا ہو، تو وہ سورج غروب ہونے تك روزہ کی حالت میں رہے گا اگرچہ عام دن سے اس پر دو یا تین گھنٹہ یا اس سے زیادہ بھی ہو جائیں، اور اس لیے بھی کہ جب وہ دوسرے ملك منتقل ہوا تو اس نے اس ملك میں چاند نہیں دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھیں، اور نہ چاند دیکھے بغیر عید الفطر منائیں:

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر ہی عید الفطر مناؤ "

اور رہا مسئلہ اس کے برعکس: وہ اس طرح کہ اگر کوئی شخص ایسے ملك سے جہاں چاند ایك بعد میں نظر آتا ہو، ایسے ملك منتقل ہو جہاں اس ملك سے پہلے چاند نظر آ چکا ہو، تو وہ عید الفطر ان کے ساتھ ہی منائے گا اور رمضان کے جو روزے اس کے رہ گئے ہیں ان کی بعد میں قضاء کرے گا، اگر اس کا ایك روزہ رہتا ہے تو ایك روزہ قضاء میں رکھے گا، اور اگر دو روزے رہتے ہوں تو دو روزوں کی قضاء کرے گا، اگر اس نے اٹھائیس روزوں کے بعد عید الفطر منائی ہو اور دونوں ملکوں میں رمضان المبارك تیس دن کا ہوا ہو تو وہ دو روزے قضاء میں رکھے گا، اور اگر دونوں یا کسی ایك ملك میں رمضان المبارك انتیس دن کا ہوا ہو تو ایك روزہ قضاء میں رکھے گا.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (24).

اور یہ سوال بھی دریافت کیا گیا:

کوئی قائل یہ بھی کہہ سکتا ہے:

پہلی حالت میں آپ نے تیس ایام سے زیادہ روزے رکھنے کا کیوں کہا اور دوسری حالت میں قضاء کرنے کا کیوں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

دوسری حالت میں قضاء کرے گا کیونکہ مہینے کا انتیس دن سے کم ہونا ممکن نہیں، اور تیس سے زیادہ اس لیے کرے گا کیونکہ چاند نظر نہیں آیا پہلی حالت میں ہم نے اسے یہ کہا تھا کہ:

عید الفطر منا لو چاہے انتیس یوم پورے نہ بھی ہوئے ہوں؛ کیونکہ چاند نظر آگیا ہے، اورجب چاند نظر آ جائے تو عید الفطر منانا ضروری ہے، یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم شوال کے ایك دن کا روزہ بھی رکھ لیں، اورجب آپ نے انتیس یوم سے کم روزے رکھے تو آپ کے لیے انتیس یوم پورے کرنا لازم تھا، دوسری حالت کے برخلاف اس لیے کہ آپ ابھی تك رمضان کے مہینہ میں ہیں جب آپ اس ملك میں منتقل ہوئے اور وہاں چاند نظر نہیں آیا تو آپ رمضان کے مہینہ میں ہی ہیں تو آپ روزہ کیسے چھوڑ سکتے ہیں ؟

لہذا آپ کو روزہ کی حالت میں ہی باقی رہنا ہو گا، اور جب آپ پر مہینہ کے دن زیادہ ہو جائیں تو وہ دن میں گھنٹے زیادہ ہونے کی طرح ہی ہے.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (38101) کا جواب ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم .